Darul ifta Darul uloom

استفتاء

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں مدلل جواب عنایت فرماکر ممنون فرمائیں:

(۱) پانچ کلی کی ٹوپی (خانقاہی ٹوپی) پہننا کیسا ہے ؟ اور اسی کولازمی طورپر پہنا کیسا ہے؟

(۲) کیا عورتوں کو نامحرم کے سامنے چہرے کا پردہ کرنا ضروری ہے؟ اور اور یہ حکم اسلامی ممالک اور کافر ممالک کی وجہ سے فرق ہوسکتاہے؟ کیا عورت کا چہرہ پردہ اور حجاب میں شامل ہونے اور نہ ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے؟ اور اگر نہیں ہیں تو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے پردے کے جوتین درجے بیان فرمائی ہیں ان میں سب سے کم درجے میں چہرہ کو شامل نہیں کیا تو اس سے کیا مراد ہے؟

(۳) کیا فوجیوں جیسا بال کاٹنا (جس میں پورے سر کے بال برابر نہیں ہوتے) جائز ہے ؟ اور حدیث شریف میں جوممانعت آئی ہے اس سے کونا طریقہ مراد ہے؟

برائے مہربانی مدلل اور مکمل جواب عنایت فرماکر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔مذکورہ ٹوپی کا پہننا جائز ہے اور اگر کوئی آدمی اپنے استعمال کی حد تک کوئی ٹوپی یا ٹوپی کی کوئی قسم پسند کر لیتا ہے تو اس حد تک شرعاً کوئی حرج نہیں البتہ دوسروں پر اس طرح کی ٹوپی پہننے کو لازم اور ضروری قرار دینا درست نہیں، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ اور روایات میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف قسم کی ٹوپیاں پہننا ثابت ہے لہذا ان میں سے کسی ایک کو لازم قرار دے کر باقی کو خلافِ سنّت کہنا بھی درست نہیں۔

المعجم الأوسط – (6 / 200)

عن بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه و سلم **يلبس كمة بيضاء** :
لايروى هذا الحديث عن بن عمر إلا بهذا الإسناد تفرد به عبد الله بن خراش

مجمع الزوائد – (5 / 211)

عن ابن عمر قال : كان رسول الله صلى الله عليه و سلم **يلبس قلنسوة بيضاء**

أخلاق النبي لأبي الشيخ الأصبهاني – (1 / 324)

عن ابن عمر ، قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم **يلبس قلنسوة (1) بيضاء**

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال – (6 / 695)

كمام أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحا، وفي رواية: أكمة، قال: هما كثرة وقلة للكمة القلنسوة، **يعني أنها كانت منبطحة غير منتصبة. انتهى. لسان العرب "**

أخلاق النبي لأبي الشيخ الأصبهاني – (1 / 327)

عن ابن عباس ، قال : كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم **ثلاث قلانس (1) : قلنسوة بيضاء مضربة ، وقلنسوة برد (2) حبرة (3) ، وقلنسوة ذات آذان** ، يلبسها في السفر ، وربما وضعها بين يديه إذا صلى

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 103)

وَالسُّنَّةُ نَوْعَانِ: سُنَّةُ الْهُدَى، وَتَرْكُهَا يُوجِبُ إسَاءَةً وَكَرَاهِيَةً كَالْجَمَاعَةِ وَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَنَحْوِهَا. وَسُنَّةُ الزَّوَائِدِ، وَتَرْكُهَا لَا يُوجِبُ ذَلِكَ كَسَيْرِ النَّبِيِّ – عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فِي لِبَاسِهِ وَقِيَامِهِ وَقُعُودِهِ. وَالنَّفْلُ وَمِنْهُ الْمَنْدُوبُ يُثَابُ فَاعِلُهُ وَلَا يُسِيءُ تَارِكُهُ، قِيلَ: وَهُوَ دُونَ سُنَنِ الزَّوَائِدِ.

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال - (9 / 618)

عن سعيد بن عبد الله بن ضرار قال: "رأيت أنس بن مالك أتى الخلاء، ثم خرج وعليه قلنسوة بيضاء مزرورة فمسح على القلنسوة وعلى جوربين له من عزا 1 معجم البلدان 165/6. ص" أسودين، ثم صلى". "عب".

مسند أبي يعلى - (13 / 106)

حدثنا سريج بن يونس أبو الحارث حدثنا هشيم عن عبد الحميد بن جعفر عن أبيه قال : قال خالد بن الوليد : اعتمرنا مع النبي - صلى الله عليه و سلم - في عمرة اعتمرها فحلق شعره فاستبق الناس إلى شعره فسبقت إلى الناصية فأخذتها فاتخذت قلنسوة فجعلتها في مقدمة القلنسوة فما وجهت في وجه إلا فتح لي

قال حسين سليم أسد : رجاله ثقات غير أنه منقطع

(۲)۔۔۔ واضح رہے کہ عورت کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کو اپنے گھر کی چار دیواری میں یا پردے میں اس طرح رکھے کہ اس کی ذات اور لباس نیز ظاہری اور چھپی زینت کا کوئی حصہ بھی کسی اجنبی مرد کو نظر نہ آئے اور یہی پردے کا پہلا درجہ ہے

اور اگر کسی حاجت سے گھر سے باہر نکلنا بھی پڑے تو اس صورت میں بھی قرآن کا حکم عورت کے لئے یہ ہے کہ برقع یا چادر کے ذریعے سے اپنے تمام جسم کو اس طرح چھپائے کہ چہرہ، ہتھیلیاں نیز جسم کا ہر حصہ چھپا ہوا ہو۔ اور یہ پردہ کا دوسرا درجہ ہے۔

البتہ اگر کوئی ایسی حاجت درپیش ہو جس میں چہرہ اور ہتھیلیوں کا چھپانا مشکل ہو مثلاً کسی جگہ انتشار اور بھیڑ ہو جس میں چہرہ چھپا کر چلنے کی صورت میں گرنے کا خطرہ ہو، یا قاضی کے سامنے گواہی دینی ہو، یا اس کے علاوہ گھریلو کام کاج اور ضروریات کے وقت بلا قصد وارادہ چہرے سے پردہ ہٹ جاتا ہو اور عورت کو غیر محرم کے سامنے آنا پڑتا ہو اور مکمل پردہ کرنے میں دشواری ہوتی ہو تو ایسی صورت میں عورت ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی تمام جسم کو مردوں سے چھپا کر اپنا کام کر سکتی ہے۔ اور یہ پردہ کا تیسرا درجہ ہے اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے جس درجہ میں عورت کے چہرہ کو پردے میں داخل نہیں فرمایا ان کی مراد بھی یہی ہے جیسا کہ تکملہ فتح الملہم ج:۴، ص:۲۶۹ میں مذکور ہے۔ اور یہ حکم ہر جگہ ہے خواہ اسلامی ممالک میں ہو خواہ غیر اسلامی ممالک میں ہو۔

البتہ ایسی صورت میں مرد کو "غض بصر" یعنی نگاہ نیچی رکھنے کا حکم ہے

سنن أبي داود – (2 / 104)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا إِلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ.

سنن أبي داود – (4 / 106)

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِى بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ – صلى الله عليه وسلم- وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَقَالَ « يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلاَّ هَذَا وَهَذَا ». وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ رضى الله عنها.

وفى احكام تجميل النساء :١٠۴

يرى فقهاء المذهب الحنفى والمالكى والشافعى ان عورة المرأة ماسوى الوجه والكفين،وذكر فقهاءالحنابلة أنهما ليسا بعورةحال الصلوة فقط،وأضاف الحنفية القدمين

الدر المختار – (6 / 369)

(وَ) يَنْظُرُ (مِنْ الْأَجْنَبِيَّةِ) وَلَوْ كَافِرَةً مُجْتَبًى (إلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَقَطْ) لِلضَّرُورَةِ قِيلَ وَالْقَدَمِ وَالذِّرَاعِ إذَا أَجَرَتْ نَفْسَهَا لِلْخَبْزِ تَتَارْخَانِيَّةٌ (**فَإِنْ خَافَ الشَّهْوَةَ أَوْ شَكَّ** (امْتَنَعَ نَظَرُهُ إلَى وَجْهِهَا) **فَحِلُّ النَّظَرِ مُقَيَّدٌ بِعَدَمِ الشَّهْوَةِ وَإِلَّا فَحَرَامٌ وَهَذَا فِي زَمَانِهِمْ، وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَمَنَعَ مِنْ الشَّابَّةِ قُهُسْتَانِيٌّ وَغَيْرُهُ** (إلَّا) النَّظَرَ لَا الْمَسَّ (لِحَاجَةٍ) كَقَاضٍ وَشَاهِدٍ يَحْكُمُ (وَيَشْهَدُ عَلَيْهَا) لَفٌّ وَنَشْرٌ مُرَتَّبٌ لَا لِتَحَمُّلِ الشَّهَادَةِ فِي الْأَصَحِّ (وَكَذَا مُرِيدُ نِكَاحِهَا) وَلَوْ عَنْ شَهْوَةٍ بِنِيَّةِ السُّنَّةِ لَا قَضَ

تبيين الحقائق – (1 / 96)

وَبَدَنُ الْحُرَّةِ عَوْرَةٌ إلَّا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا وَقَدَمَيْهَا) لِقَوْلِهِ تَعَالَى ! (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلَّا ما ظَهَرَ منها) ! وَالْمُرَادُ مَحَلُّ زِينَتِهِنَّ وما ظَهَرَ منها الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ قَالَهُ ابن عَبَّاسٍ وابن عُمَرَ وَاسْتَثْنَى في الْمُخْتَصَرِ الْأَعْضَاءَ الثَّلَاثَةَ لِلِابْتِلَاءِ بابدائها وَلِأَنَّهُ صلى الله عليه وسلم نهى الْمُحْرِمَةَ عن لُبْسِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ

وَلَوْ كَانَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ من الْعَوْرَةِ لَمَا حَرُمَ سَتْرُهُمَا بِالْمَخِيطِ وفي الْقَدَمِ رِوَايَتَانِ وَالْأَصَحُّ أنها لَيْسَتْ بِعَوْرَةٍ لِلِابْتِلَاءِ بِإِبْدَائِهَا

البحر الرائق – (8 / 218)

قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ (وَلَا يَنْظُرُ من اشْتَهَى إلَى وَجْهِهَا إلَّا الْحَاكِمَ وَالشَّاهِدُ وَيَنْظُرُ الطَّبِيبُ إلَى مَوْضِعِ مَرَضِهَا) وَالْأَصْلُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَنْظُرَ إلَى وَجْهِ الْأَجْنَبِيَّةِ بِشَهْوَةٍ لِمَا رَوَيْنَا إلَّا لِلضَّرُورَةِ إذَا تَيَقَّنَ بِالشَّهْوَةِ أوشك فيها وفي نَظَرِ من ذَكَرْنَا مع الشَّهْوَةِ ضَرُورَةٌ فَيَجُوزُ وَكَذَا نَظَرُ الْحَاقِنِ وَالْحَاقِنَةِ فَيَجُوزُ وَكَذَا نَظَرُ الْخَاتِنِ إذَا أَرَادَ أَنْ يُدَاوِيَ مع الْخِتَانِ وَكَذَا يَجُوزُ النَّظَرُ لِلْهُزَالِ الْفَاحِشِ لِأَنَّهُ امارة الْبَرَصِ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (6 / 369)

(وَ) يَنْظُرُ (مِنْ الْأَجْنَبِيَّةِ) وَلَوْ كَافِرَةً مُجْتَبًى (إلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَقَطْ) لِلضَّرُورَةِ قِيلَ وَالْقَدَمِ وَالذِّرَاعِ إذَا أَجَرَتْ نَفْسَهَا لِلْخَبْزِ تَتَارْخَانِيَّةٌ (فَإِنْ خَافَ الشَّهْوَةَ أَوْ شَكَّ (امْتَنَعَ نَظَرُهُ إلَى وَجْهِهَا) فَحِلُّ النَّظَرِ مُقَيَّدٌ بِعَدَمِ الشَّهْوَةِ وَإِلَّا فَحَرَامٌ وَهَذَا فِي زَمَانِهِمْ، وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَمَنَعَ مِنْ الشَّابَّةِ قُهُسْتَانِيٌّ وَغَيْرُهُ (إلَّا) النَّظَرَ لَا الْمَسَّ (لِحَاجَةٍ) كَقَاضٍ وَشَاهِدٍ يَحْكُمُ (وَيَشْهَدُ عَلَيْهَا) لَفٌّ وَنَشْرٌ مُرَتَّبٌ لَا لِتَتَحَمَّلَ الشَّهَادَةَ فِي الْأَصَحِّ (وَكَذَا مُرِيدُ نِكَاحِهَا) وَلَوْ عَنْ شَهْوَةٍ بِنِيَّةِ السُّنَّةِ لَا قَضَى

الهداية شرح البداية – (4 / 83)

قال فإن كان لا يأمن الشهوة لا ينظر إلى وجهها إلا لحاجة لقوله عليه الصلاة والسلام من نظر إلى محاسن امرأة أجنبية عن شهوة صب في عينيه الآنك يوم القيامة فإن خاف الشهوة لم ينظر من غير حاجة تحرزا عن المحرم وقوله لا يأمن يدل على أنه لا يباح إذا شك في الاشتهاء كما إذا علم أو كان أكبر رأيه ذلكاء الشَّهْوَةِ

(۳)۔۔۔حدیث شریف میں جس طریقے سے بال کٹوانے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ طریقہ ہے جس میں سر کے بعض حصہ کا حلق کروالیا جائے اور بعض حصہ پر بال چھوڑ دیئے جائیں جس کو حدیث میں" قزع" کہا گیا ہے لہٰذا اس طریقے سے بال کٹوانا ناجائز ہے۔ اور مذکورہ طریقہ جس کو عرف میں "فوجی کٹنگ" کہا جاتا ہے اس میں چونکہ یہ صورت نہیں پائی جاتی لہٰذا یہ قزع میں داخل نہیں ہے۔

سنن أبي داود – (4 / 133)

قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ.

شرح صحيح البخارى ـ لابن بطال - (9 / 161)

باب : القزع

/ 106 - فيه : ابْنَ عُمَر ، أَنّ النَّبِيّ ، عليه السَّلام ، نَهَى عَنِ الْقَزَعِ . قُلْتُ : مَا الْقَزَعُ ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللَّهِ قَالَ : إِذَا حَلَقَ الصَّبِي وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعَرَةً وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا ، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ ، وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ ، قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ : وَالْجَارِيَةُ وَالْغُلامُ ؟ قَالَ : لا أَدْرِي ، هَكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ . قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ : وَعَاوَدْتُهُ ، فَقَالَ : أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلامِ ، فَلا بَأْسَ بِهِمَا ، وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا أَوْ هَذَا . قال ابن السكيت : القزع أن تتقوب من الراس مواضع فلا يكون فيها شعر ؟ قال ثابت : لم يبق من شعره إلا قزع . الواحدة : قزعه ، ومثله فى السماء قزعة ....

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عاطف عفی عنہ

محمد عاطف عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳ ربیع الاول ۔ ۱۴۳۴ھ

۱۶ جنوری ۔ ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح